رنگِ چمن ،

شاید نہ کریں بات مری آپ گوارا
اس دشت سے بہتر ہے نہ دلی نہ بخارا
تم شہر میں اب جا کے کہیں لوٹ مچاؤ
وادی یہ ہماری ہے وہ صحرا بھی ہمارا
بکرا ہی سیہ رنگ کا، گر پیر کو دیں تو!
گردش سے نکل سکتا ہے اپنا بھی ستارا
آپس میں الجھ پڑتے ہیں ہم ٹھیک ہے، لیکن
ہوتا ہے مگر غیر کی جانب سے اشارا
بالوں کو سیہ کرکے نہ تم آئینہ دیکھو
پھر شادی کی خواہش نہ جنم لے لے دوبارا
ان جیب تراشوں سے کہو اس کو نہ چھیڑیں
فٹ پاتھ پہ لیٹا ہے جو تقدیر کا مارا
اس ڈر سے کہ اسہال نہ لگ جائیں عزیزو
میں دودھ میں اب پانی ملا دیتا ہوں سارا
رشوت نہ اگر لیں تو مریں بھوک سے تائب
تنخواہ میں ہوتا ہے کہاں آج گزارا

○

پروفیسر محمد اکرام تائب
(عارف والا)